

# بیٹا ہو تو ایسا!

[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا  
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا تُوَكَّلَ اللّٰهِ

نَوِيْتُ سُنَّتِ الْعِتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

## دُرودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ، ج ۳، ص ۹۵، حدیث ۲۹۵۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

گرچہ ہیں بے حد قُصُور تم ہو عَفُوٌّ وَ عَفُوْر

بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”سَيِّئَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ“ مُسْلِمَان کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔  
(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

## بیان سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اذْکُرُوْا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضامحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دُورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رعیت دلاؤں گا ❀ تہمتہ

لگانے اور لگوانے سے بچوں کا نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنَا اِسْحٰقِیْل عَلَیْہِ السَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّب اور

بِر گزیدہ نبی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو خصوصی انعام و اکرام سے نوازا ہے، یہی وجہ تھی کہ آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جتنی بھی آزمائشیں آئیں، آپ ان میں توفیق الہی سے ثابت قدم رہے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ایک مشہور و معروف واقعہ اور پھر اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تینوں رات ایک طرح کا خواب:

حضرت سَیِّدُنَا اِبْرٰہِیْم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ سَلَام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالحجہ کی آٹھویں رات ایک

خواب دیکھا، جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔“ آپ صُحُح سے شام تک اس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اسی لئے آٹھ (8) ذُوالحجہ کا نام یَوْمُ التَّوْبِیْہ (یعنی سوچ بچار کا دن) رکھا گیا۔

نویں رات پھر وہی خواب دیکھا اور صُحُح یقین کر لیا کہ یہ حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اسی لئے 9 ذُوالحجہ کو یومِ عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ نے صُحُح اس خواب پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کا پکا ارادہ فرما لیا، جس کی وجہ سے 10 ذُوالحجہ کو یَوْمُ النَّحْرِ

یعنی ”ذبح کا دن“ کہا جاتا ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ۳۶/۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## حکمِ خداوندی کی تکمیل کا انوکھا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مقام و مرتبہ جمیع مخلوق میں ارفع و اعلیٰ ہے، لہذا ان پر آنے والے امتحانات بھی اسی قدر شدید ہوتے ہیں، مگر قربان جانیے، ان مقدّس ہستیوں کے صبر و استقامت پر کہ وہ اس راہ میں آنے والے مصائب و آلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے نہ صرف بارگاہِ الہی میں سُرخرو ہو کر بلند درجات حاصل کرتے ہیں بلکہ مستقبل میں آنے والے امتحانات کے لئے اپنے آپ کو اور گھر والوں کو بھی ہمہ وقت تیار رکھتے ہیں، ان کی یہی عظیم قربانیاں رہتی دنیا تک کے لوگوں کیلئے مشعلِ راہ بن جاتی ہیں۔ چونکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خواب وُحّی ہوتے ہیں۔ (مستدرک، تفسیر سورة الصافات، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۶۶۵) لہذا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سمجھ گئے کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم ارشاد فرما رہا ہے۔ فوراً اپنے لختِ جگر کو فرمانِ خداوندی پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور آپ نے یہ سارا ماجرا اپنے نو خیز (کم عمر) بیٹے حضرت اسلیم عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی بتا دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے کہ میں تمہیں ذبح کروں، اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ تفسیر خازن میں ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیدنا اسلیم عَلَیْہِ السَّلَام سے اس لئے مشورہ نہیں مانگا تھا کہ اگر ان کی مرضی نہ ہو تو ان کی رائے پر عمل کریں بلکہ اس سے حضرت اسلیم عَلَیْہِ السَّلَام کا امتحان مقصود تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی آزمائش پر ان کے کیا جذبات ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی اطاعت اور اس کی طرف سے ملنے والی مشقّت پر ان کے صبر اور ثابت قدمی کا علم ہو جائے اور وہ حکمِ خداوندی کی بجا آوری پر ملنے والے ثواب کو پانے میں بھی کامیاب ہو سکیں۔ (تفسیر خازن ۲۲/۴، ملخصاً) حضرت سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیدنا اسلیم عَلَیْہِ السَّلَام سے جب یہ خواب بیان فرمایا تو اس پیکرِ تسلیم و رضا نے جو جواب دیا اسے قرآن پاک میں پارہ 23 سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر 102 میں ان لفظوں سے بیان کیا ہے:

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْاِيْمَانِ: کہا اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

قَالَ يَا بَتَا اَفْعَلْ مَا تَوْمَرُ سَجْدَتِي  
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۷﴾

مجھے رسیوں سے مضبوط باندھ دیجئے

تفسیر خازن میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنَا اِسْلَمِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی: اَبُو جان! دُخ کرنے سے پہلے مجھے رسیوں سے مضبوط باندھ دیجئے تاکہ میں بل نہ سکوں، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ثواب میں کمی نہ ہو جائے اور میرے نُون کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے بچا کر رکھئے تاکہ انہیں دیکھ کر میری اُٹی جان غمگین نہ ہوں۔ چھری خوب تیز کر لیجئے تاکہ میرے گلے پر اچھی طرح چل جائے (یعنی گلا فوراً گٹ جائے) کیونکہ موت بہت سخت ہوتی ہے، آپ مجھے دُخ کرنے کے لئے پیشانی کے بل لٹائیے (یعنی چہرہ زمین کی طرف ہو) تاکہ آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور جب آپ میری اُٹی جان کے پاس جائیں تو انہیں میرا سلام پہنچا دیجئے اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری قمیص انہیں دے دیجئے، اس سے ان کو تسلی ہوگی اور صبر آجائے گا۔ حضرت اِبْرٰہِیْم عَلَیْہِ السَّلَام نے اِشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں میرے کیسے عہدہ مددگار ثابت ہو رہے ہو! پھر جس طرح حضرت اِسْلَمِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا تھا، ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چھری تیز کی، حضرت اِسْلَمِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو پیشانی کے بل لٹا دیا، ان کے چہرے سے نظر ہٹائی اور ان کے گلے پر چھری چلا دی، لیکن چھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گلا نہ کاٹا۔ (تفسیر خازن، ۲۲/۴)

جنتی مینڈھا اور مبارک کلمات کا مجموعہ

حضرت سَیِّدُنَا اِبْرٰہِیْم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرت اِسْلَمِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو دُخ کرنے کے لئے زمین پر لٹایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بطورِ فدِیہ جنت سے ایک مینڈھا (یعنی ذنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ جب حضرت

اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور جان گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وقت گزر چکا ہے اور بیٹے کی جگہ فدیے میں مینڈھا بھیجا گیا ہے، لہذا خوش ہو کر فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، جب حضرت اِسْمٰعیْلُ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سنا تو فرمایا: اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْخَدَّ، اس کے بعد سے اِن تینوں پاک حضرات کے اِن مُبارک الفاظ کی ادائیگی کی یہ سُنّت قیامت تک کیلئے جاری و ساری ہو گئی۔ (بنیائے شرح ہدایہ ج ۳ ص: ۱۳۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں ہمارے لئے بھی مدنی پھول موجود ہیں**  
جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جب حضرت اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت اِسْمٰعیْلُ عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا خواب بتایا تو آپ بجائے غمگین اور خوفزدہ ہونے کے فرحت و مسرت سے گویا جھومنے لگے کہ میری خوش قسمتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قربانی کو طلب فرمایا ہے اور بخوشی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے، اس کے برعکس اگر کسی پر ذرا سی آزمائش آجائے یا کوئی تکلیف پہنچے تو وہ شکوہ شکایات بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بسا اوقات کُفریات تک بک جاتا ہے اور ربِّ تعالیٰ کی ناراضی مول لیتا ہے، ایسے موقع پر خوب صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے کہ یہ آزمائش بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمت ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا "بے شک زیادہ آخِرِ سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، تو جو اس کی قضا پر راضی ہو اس کے لئے رِضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔" (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، رقم ۴۰۳۱، ج ۴، ص ۴۷۳) اس واقعے سے تربیتِ اولاد کا بھی دَرس ملتا ہے کہ ہمارے بچے اگرچہ ہمارے دل کا چین اور آنکھوں کا نُور ہستی لیکن اس سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمتی اور اسلامی معاشرے کے اہم فرد بھی ہیں۔ اگر ہماری تربیت انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اور سُنّتوں سے محَبّت اور گناہوں سے نفرت نہیں دلا سکی تو انہیں اپنا فرمانبردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ یہ اسلام ہی ہے جو ایک مُسلمان کو اپنے والدین کا مُطیع و فرمانبردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ہمیں اَوَّلاد کی ظاہری رِیْب و زینت، اچھی غذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی و رُوحانی تربیت کیلئے بھی ہر دم کمر بستہ رہنا چاہیے۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد شہرِ مَکَّۃُ النُّکَرَمَہ کی آباد کاری:

حضرت سَیِّدُنا اِبْرٰہِیْمُ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ جب آپ (حضرت سَیِّدُنا اِسْحٰعِیْل) کی والدہ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہرِ مکہ میں لائے اور انہیں وہاں چھوڑ دیا، اس دوران ایک طویل عرصہ وہاں گزر گیا اور مَکَّۃُ النُّکَرَمَہ میں ہی قبیلہ جُرہم نے پڑاؤ ڈالا اور وہ بھی وہاں رہنے لگے۔ (اسی عرصے میں حضرت اِسْحٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام بھی جوان ہو چکے تھے) حضرت سَیِّدُنا اِسْحٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کی ایک عورت سے شادی کر لی اور ان کی والدہ حضرت سَیِّدُنا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اس عرصے میں وصال ہو گیا۔ ایک مَدّت گزرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا اِبْرٰہِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا اِسْحٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر تشریف لائے اور ان کی زوجہ سے پوچھا: آپ کے صاحب (شوہر) کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی: وہ شکار کیلئے تشریف لے گئے ہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ تشریف رکھیں، وہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبْرٰہِیْمُ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! اس کے ساتھ ہی دُودھ اور گوشت حاضرِ خدمت کیا۔ حضرت سَیِّدُنا اِبْرٰہِیْمُ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے ان کی گُزر بسر کے بارے میں پوچھا، تو حضرت



سَیِّدُنَا اسْلِعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام کی زوجہ نے عرض کی: ہم بخیر ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش حال بھی ہیں۔ تو حضرت سَیِّدُنَا اِبْرَہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان دونوں کے لیے دُعائے بَرَکت کی پھر حضرت سَیِّدُنَا اِبْرَہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے کہا کہ جب تمہارے صاحب (شوہر) آئیں تو انہیں میرا سلام دینا، اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں۔ جب حضرت سَیِّدُنَا اسْلِعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو انہوں نے اپنے والدِ مُحترم کی خوشبو محسوس کی تو اپنی زوجہ سے پوچھا: کیا آج یہاں کوئی آیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: ہاں ایک خُوبصُورت چہرے والے اور اچھی خوشبو والے بزرگ تشریف لائے تھے، اس کے بعد انہوں نے تمام ماجرا سنایا۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے ان کا سر اقدس دھویا تھا اور یہ ان کے قدموں کے نشان ہیں۔ حضرت سَیِّدُنَا اسْلِعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام نے تمام واقعہ سُن کر ارشاد فرمایا: وہ میرے والد حضرت اِبْرَہِیْمَ تھے اور میرے دروازے کی چوکھٹ سے مُراد تم ہو اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں روکے رکھوں۔

(روح البیان، ۱/۲۲۵ مطبوعاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس واقعے سے یہ دُرُس ملتا ہے کہ جب کوئی مہمان آئے تو ہمیں اپنی حَیثِیَّت کے مُطابق اس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے اور اپنی عُربت و تَنگدستی کا اظہار کرنے کے بجائے ہر حال میں شُکرِ الہی ادا کرنا چاہیے۔ اور اپنی بہنوں، بیٹیوں اور اپنے بچوں کی اُمّی کی تَرْبِیت کرتے ہوئے انہیں شوہر کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اس کی شُکر گُزار بیوی بننے اور ناشکری اور اِحسان فراموشی سے بچنے کا دُرُس دینا چاہیے۔ یقیناً نیک سیرت اور مثالی بیوی کی ایک خُوبی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی نعمتوں کی شُکر گُزار رہتی ہے اور کبھی اس کے اِحسانات کا انکار کر کے ناشکری نہیں کرتی وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ شوہر مجھ جیسی صِنْفِ نازک کے لئے ایک مَضْبُوط سہارا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، وہی میری ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھے اَوْلاد کی نعمت ملی ہے۔ مگر بد قسمتی سے ہمارے

مُعاشرے میں کئی اسلامی بہنیں ناشکری کی بلا میں گرفتار ہیں، ذرا کسی کا اچھا گھر، قیمتی کپڑے اور بیش قیمت زیورات دیکھیں تو ناشکری پر اُتر آتی ہیں اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہوئے کچھ اس قسم کی گفتگو کرتی ہیں کہ ”خُدا نے ہمیں نامعلوم کس جرم کی سزا میں مُنکس اور غریب بنادیا۔ میں تو ہوں ہی بد قسمت کہ نہ میکے میں سُکھ نصیب ہوا نہ سُسرال میں ہی کچھ دیکھا۔ فلاں کو دیکھو عیش و آرام میں زندگی بسر کر رہی ہے اور میں یہاں فاقوں سے مر رہی ہوں، وغیرہ وغیرہ۔“ اسی طرح بعض کی یہ عادت ہوتی ہے کہ انہیں اچھا اور عمدہ کھلاتے پلاتے رہیں نیز اپنی حَیثِیَّت اور طاقت کے مُطابِق کپڑے، زیورات اور دیگر ساز و سامان دیتے رہتے ہیں لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے کوئی خواہش پوری نہ کر سکیں تو وہ شوہر کے زندگی بھر کے احسانات کو بھلا کر اس کی ناشکری کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ”ہائے مجھے اس گھر میں کبھی سُکھ نصیب نہیں ہوا۔ تم نے میری کبھی کوئی خواہش پوری کی ہی نہیں۔ میری تو قسمت ہی پھوٹی ہے جو تم جیسے شخص سے بیاہی گئی وغیرہ وغیرہ (حُثّی زیور، ص ۱۲۵، حُضّہ) یاد رہے کہ ناشکری کے یہ الفاظ نہ صرف عورت کی دُنیاوی زندگی کو اُجاڑ دیتے ہیں بلکہ اس کی آخرت بھی برباد کر سکتے ہیں۔ چنانچہ، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں نے جہنم میں اَکْثَرِیَّت عورتوں کی دیکھی۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: کیونکہ وہ ناشکری کرتی ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری کرتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ شوہر اور اس کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں، چنانچہ تم کسی عورت کے ساتھ عمر بھر اچھا سلوک کرو لیکن کبھی تم میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے گی تو کہے گی: میں نے تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب کفران العشیر... الخ، ۳/۴۶۳، حدیث: ۵۱۹۷)

اور جو اسلامی بہنیں عقلمندی کا ثُبُوت دیتے ہوئے اپنے شوہر کی فرمانبرداری اور شکر گزار بیوی بننے کا کردار نبھاتی ہیں، ان کے لئے جَنَّت کی بشارت ہے، چنانچہ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے: جو عورت پانچوں نمازیں پڑھے، رَمَضان کے روزے رکھے، اپنی عِزّت و نامُوس کی حِفَاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (مسند امام احمد، مسند عبد الرحمن بن عوف، ۴۰۶/۱، حدیث: ۱۶۶۱)

یاد رکھئے! شوہر کی ناشکری سے عورت کو اس لئے بھی بچنا چاہئے کہ مسلسل اس قسم کی باتیں شوہر کے دل میں نفرت و عداوت کا طوفان برپا کر دیتی ہیں اور اگر خدا نخواستہ اس کی زد میں آکر تعلقات کی کشتی ڈوب گئی تو عمر بھر پچھتانے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ بہر حال کامیاب بیوی وہی ہے جو کبھی بھی ناشکری کے الفاظ زبان پر نہ لائے اور ہمیشہ شوہر کی شکر گزار بن کر اس کا دل خوش کرتی رہے۔ میاں بیوی کے درمیان باہمی محبت و اُلفت کا یہ خوبصورت رشتہ خوش اُسُلوبی سے اسی وقت چل سکتا ہے جب وہ دونوں ایک دوسرے کے حقوق اچھی طرح سے ادا کریں۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی صفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَيِّدُنَا اِسْمَاعِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو اللہ عزّوجلّ

نے بے شمار خُوبیوں سے نوازا اور قرآن کریم میں کئی مقامات پر آپ کا ذکر ہوا، آپ مِخْمَارِ کَعْبَہ (کعبہ مُعَظَّہ تعمیر کرنے والے) اور بانی مَکَّۃُ الْاُمُکَّہ مہ ہیں۔ حضرت اِبْرٰہِیْم عَلَیْہِ السَّلَام جَدُّ الْاَرَب (اہل عرب کے دادا) اور آپ اَبُو الْاَرَب (اہل عرب کے والد) ہیں۔ آپ زَمَزم آپ کا مُعْجِزۃُ الْاِہْاَصٰی (اعلانِ نبوت سے پہلے صادر ہونے والا مُعْجِزہ) ہے جو تا قیامت باقی ہے قیامت تک دو (2) ہی مُعْجِزے باقی رہنے والے ہیں، ایک آپ زَمَزم کا چشمہ جو اِسْمَاعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کی لیڑی سے نکلا اور دوسرا دینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی قرآن کریم، حدیث پاک اور ان کے قوانین و عبادات (تفسیر نعیمی، ۱۶/۲۸۵)

## حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی یادگار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آبِ زمزم شریف جو قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے،

اسے حضرت سیدنا اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت کی وجہ سے دُنیا کے تمام پانیوں پر کئی اعتبار سے افضلیت و فوقیت حاصل ہے۔ کئی سال گزر جانے کے باوجود یہ پانی مخلوقِ خدا کو فیضیاب کر رہا ہے اور ظاہری و باطنی امراض سے شفا کی دولت بھی تقسیم کر رہا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: زمزم شریف کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت مزہ بدلتا رہتا ہے۔ کسی وقت کچھ کھار اپن، کسی وقت نہایت شیریں اور رات کے دو (2) بجے اگر پیاجائے تو تازہ دوا ہوا گائے کا خالص دودھ معلوم ہوتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) زمزم شریف جس کے پاس کافی مقدار سے ہو اُسے نہ کسی غذا کی ضرورت، نہ دوا کی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۳۵) حدیث شریف میں ہے:

زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور دوا کی جگہ دوا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی فضل زمزم، ۴/۳۵۸)

حدیث (۲): آئیے! اب میں آپ کو آبِ زمزم کے فضائل پر تین (3) فرامینِ مصطفیٰ سنئے ہیں۔ چنانچہ

1. آبِ زمزم دُنیا و آخرت کے جس مقصد کے لئے بھی پیاجائے کافی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب

المناسک، باب الشرف من زمزم، ج ۳، ص ۴۹۰، حدیث: ۳۰۶۲، بدون ”من امر الدنیا و الآخرۃ“)

2. آبِ زمزم پیٹ بھر کر پینا نفاق سے جھٹکارا دیتا ہے۔ (فردوس الأخبار، باب التاء، حدیث: ۲۲۵۵، ۳۰۹/۱)

3. آبِ زمزم سچ زمین پر موجود ہر پانی سے بہتر ہے۔ (معجم الکبیر، حدیث: ۱۱۶۷، ۸۰/۱۱)

## آبِ زمزم شعلہٴ اللہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس مقدس پانی کو کس

قدر شان و شوکت اور برکتوں سے نوازا ہے کہ جہاں یہ مسلمانوں کے دلوں میں تاقیامت اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیدنا اسماعیل ذینح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد اور ان کی محبت تازہ کرتا

رہے گا، وہیں یہ بابر گت پانی بیماروں، پریشان حالوں، دُکھیاروں اور غم کے ماروں کے جسمانی اور روحانی امراض میں باعثِ شفا ہو گا۔ واقعی جس چیز کو اللہ والوں کے وُجُودِ مَسْعُود (مُبَارک جسم) سے نسبت حاصل ہو جائے اس کے شرف و عظمت کو چار چاند لگ جاتے ہیں بلکہ وہ شَعَائِرُ اللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں) بن جاتی ہے، چنانچہ مُفسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: صفا اور مروہ وہ پہاڑ ہیں جن پر حضرت ہاجرہ (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا) پانی کی تلاش میں سات (7) بار چڑھیں اور اُتریں۔ اس اللہ والی کے قدم پڑ جانے کی برکت سے یہ دونوں پہاڑ شَعَائِرُ اللہ بن گئے اور تا قیامت حاجیوں پر اس پاک بی بی کی نقل اُتارنے میں ان پر چڑھنا اور اُترنا سات (7) بار لازم ہو گیا۔ بزرگوں کے قدم لگ جانے سے وہ چیز شَعَائِرُ اللہ بن جاتی ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) ظُورِ سینا پہاڑ اور مکہ مُعَظَّمہ اس لئے عظمت والے بن گئے کہ طور کو کَلِیمُ اللہ (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) سے اور مکہ مُعَظَّمہ کو حَبِیبُ اللہ (یعنی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے نسبت ہو گئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی چیزیں شَعَائِرُ اللہ ہیں جیسے قرآن شریف، خانہ کعبہ، صفا مروہ پہاڑ، مکہ مُعَظَّمہ بیتُ المقدس، ظُورِ سینا، مقابرِ اَوْلِیَاءِ اللہ و انبیاءِ کرام، (یعنی انبیاء و اولیائے کرام کے مزارات اور) آبِ زمزم وغیرہ۔ (علم القرآن، ص ۴۸-۵۰، ۵۱، ۵۲)

صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ!

قرآن کریم میں حضرت سَیِّدُنَا اِسْلَمِیْل عَلٰی نَبِیِّنَاوَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اسم گرامی کئی مقامات پر آیا ہے اور ہر جگہ آپ کی شان و عظمت کا ذکر مَوْجُود ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صفات ان لفظوں میں بیان فرمائی ہے: چنانچہ پارہ 16 سُورَةُ مَرْیَم کی آیت نمبر 54، 55 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تَرْجَمَہ کنز الایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو

وَ اِذْ کُنَّا فِی الْکِتَابِ اِسْمٰییْلَ ؕ اِنَّہٗ کَانَ

صَادِقُ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥٧﴾  
وَكَانَ يُأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ  
وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ﴿٥٨﴾

(پ ۶، مریم، الآیہ: ۵۵-۵۴)

بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں  
بتاتا اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا اور  
اپنے رب کو پسند تھا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس آیت مبارکہ میں حضرت سَیِّدُنَا اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ  
وَالسَّلَام کی چار (4) صفاتِ عالیہ بیان ہوئی ہیں (۱) آپ صَادِقُ الْوَعْدِ یعنی وعدے کے سچے (۲) غیب کی  
خبریں دینے والے (۳) اہل و عیال کو نماز و زکوٰۃ کا حکم دینے والے (۴) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے تھے  
**وعدے کے سچے!**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہاں یہ بات ذہن نشین فرمائیے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِ  
الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام وعدے کے سچے ہیں، لیکن حضرت سَیِّدُنَا اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ الصَّلَام اس وصف میں خاص شہرت  
رکھتے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام نے بچپن میں اپنے والدِ محترم حضرت سَیِّدُنَا اِبْرَہِیْمُ خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ  
سَلَام سے کیا ہوا وعدہ وقتِ ذَنْحِ صَبَرِ وِرْضَا کے ساتھ بخوبی وفا (پورا) فرمایا۔

(تفسیر خازن، ۲/۲۲)

ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام نے ایک شخص سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کیا اور آپ اس  
مقام پر پہنچ بھی گئے، لیکن جس شخص نے آنا تھا وہ بھول گیا حتیٰ کہ شام ہو گئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام  
نے اسی جگہ ساری رات گزار دی۔ صُحْبِ جب وہ شخص آیا تو آپ کو موجود پایا تو حیرت زدہ رہ گیا اور عرض  
کی: آپ یہاں سے گئے نہیں؟ تو آپ عَلَیْہِ الصَّلَام نے اِشْشَادِ فرمایا: نہیں، تمہارے آنے سے پہلے میں کیسے  
چلا جاتا۔ (تفسیر طبری، ۴/۳۵۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ حضرت سَيِّدُنَا اِسْلَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے کیا ہوا وعدہ نبھانے کیلئے ساری رات اس مقام پر ٹھہرے رہے۔ لہذا اگر کوئی شرعی مجبوری نہ ہو تو ہمیں بھی اس پیاری عادت کو اپناتے ہوئے کسی سے کیا ہوا وعدہ ضرور نبھانا چاہیے۔ مگر افسوس صد کہ روڑا فوس کہ آج ہمارے معاشرے میں وعدہ خلافی عام ہوتی جا رہی ہے اور اس کو معیوب بھی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ وعدہ خلافی اور عہد شکنی حرام اور گناہ کبیرہ ہے، کیوں کہ وعدہ پورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب و لازم ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن کریم میں پارہ 6 سُورَةُ الْبَايَةِ کی آیت نمبر 1 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ (پ 6، المائدہ: 1)	تَرْجَمَةٌ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو۔
---	--

اسی طرح پارہ 15 سُورَةُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ آیت نمبر 34 میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ﴿٣٧﴾	تَرْجَمَةٌ کنزالایمان: بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔
---------------------------------------	--

حضرت عَبْدُ اللَّهِ بن عمر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والمواذع، باب اثم من عاهد ثم غدر، الحدیث ۳۱۷۹، ج ۲، ص ۳۷۰) ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (سُنَنِ ابوداؤد، ج ۴، ص ۱۶۶، حدیث ۴۳۳۷)

**وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں؟**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے وعدہ خلافی کرنے والے کے مُعَلَّق کس قدر

سخت و عیدیں ہیں کہ وعدہ خلافی کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے، نہ تو اس کا کوئی فرض قبول ہوتا ہے اور نہ ہی نفل۔

حُضُور پُر نور، سَیِّدُ الْعَالَمِینَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی

وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس

کی نیت اُسے پورا کرنے کی نہ ہو۔" (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی، ص ۳۱۵، رقم ۱۱۶۸) ایک اور

حدیث پاک میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو پھر

پورا نہ کر سکے، وعدہ پر نہ آ سکے تو اُس پر گناہ نہیں۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۸ حدیث ۴۹۹۵)

حسد، وعدہ خلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و گالی

مجھے ان سب گناہوں سے ہو نَفَرْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مرے اخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں

بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنَّتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سَیِّدِنَا اِسْعٰیِلَ عَلٰی سَیِّدِنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکیزہ

صفات جو قرآن پاک میں بیان ہوئیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوۃِ

وَالزَّكٰوۃِ تَرَجَّمَهُ كَنَزُ الْاِیْمَان: اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا۔ معلوم ہوا کہ اپنے اہل و عیال کو

نیک اعمال کی ترغیب دِلانا نماز کا عادی بنانا، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنَّت ہے۔ لہذا ہمیں بھی نماز کی

اہمیت کو سمجھتے ہوئے نہ صرف خود پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اولیٰ کے

ساتھ باجماعت ادا کرنی چاہئیں بلکہ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہئے۔ یاد رکھئے! اگر ہم



نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی مسجد لے کر جائیں گے تو ان کے ننھے ذہن بچپن ہی سے نمازوں کی طرف مائل ہونے لگیں گے کیونکہ جو بات بچوں کے ذہن میں بچپن ہی سے بیٹھ جائے فطری طور پر بڑے ہو کر بھی وہ بات ان کے ذہنوں میں راسخ (پختہ) ہوتی ہے۔ بچوں کو نماز کا عادی بنانے کیلئے وقتاً فوقتاً نماز کے فضائل بھی سناتے رہیے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہمارے بچے چھوٹی سی عمر میں ہی پکے نمازی بن جائیں گے۔ فی زمانہ اولاد کی اچھی تربیت کرنا اور انہیں بچپن ہی سے نماز روزے اور جملہ عبادتوں کا عادی بنانا بہت ضروری ہے۔ اولاد کی سنتوں کے مطابق صحیح تربیت کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب ”تربیتِ اولاد“ کا مطالعہ کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی تعلیمات کے مطابق اولاد کی بہترین تربیت کرنے میں یہ کتاب معاون ثابت ہوگی۔ یاد رکھئے! اپنی اولاد کو کسی بھی نیک کام کی ترغیب دینے سے قبل خود اس کام کے کرنے کی عادت بنانی ہوگی اور نہ ہماری کہی ہوئی بات اثر انداز نہ ہوگی اور مطلوبہ نتائج کا حصول بھی دُشوار ہوگا۔ اس لیے اپنی اولاد کو نماز وغیرہ کی ترغیب دینے سے قبل خود نماز پڑھنے کی پختہ عادت بنانی ہوگی۔ قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے والوں کے لئے بہت سی بشارتیں اور نماز کی بے شمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، آئیے علم دین حاصل کرنے اور نماز کی پابندی کا ذہن بنانے کے لئے فرمانِ خداوندی سنتے ہیں: پارہ 6 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 12 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّيْتُمْهُمْ وَآَقَرَضْتُمْ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّا يَغْفِرَ نَّ عَنْكُم مِّنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَا دَخَلَتْكُمْ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا دُونَ غَاوٍ ۚ

تَرْجَمَہ کنزالایمان: اور اللہ نے فرمایا ہے شک میں تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بے شک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن

کے نیچے نہریں رواں۔

﴿الْأَنْهَارُ﴾ (پ 6، الباقی 8: 12)

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! نمازیوں کے لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں کیسے کیسے اِنعامات ہیں کہ انہیں جَنَّتْ وَمَغْفِرَتِ کی بشارتیں دی جا رہی ہیں اور آخِرِ عَظِيمِ کی نویدیں (خوشخبریاں) بھی سنائی جا رہی ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں بھی نماز کی بہت زیادہ اہمیت اور رِغبتِ دِلّائی گئی ہے، آئیے ترغیب کیلئے دو (2) فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے ہیں۔

1. اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پانچ (5) نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طریقہ سے وضو کرے اور انہیں ان کے وقت میں ادا کرے اور ان کے رُکوع و سُجود، خُشوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرَت فرمادے اور جو انہیں ادا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذمے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج ۱، ص ۱۸۶)

2. اگر تمہارے کسی کے صَحْن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ (5) بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مِیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرَض کی: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نماز گناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مِیل کو دھوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۶۵، حدیث ۱۳۹۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے نماز پڑھنے والے کس قدر خُوش نصیب ہیں کہ اُن پر رحمتِ الہی کی ایسی بارش ہوتی ہے جو اُن کے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نماز کی بَرکت سے سابقہ گناہ تو مُعاف ہو ہی جاتے ہیں، آئندہ بھی انسان گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے کنارہ کشی اختیار کرنے لگتا ہے۔ نماز کی عادت باقی رکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت

کیجئے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں حصہ لیجئے نیز اپنی مساجد، محلوں اور گھروں میں درسِ فیضانِ سنت کو جاری کیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی نمازوں کی عادت بنی رہے گی اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا عظیم ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُو الْحِجَّۃِ الْحَرَامِ عنقریب ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے اور یہ بہت بابرکت اور رحمتوں والا مہینہ ہے، لہذا اجتناباً زیادہ ہو سکے اس مہینے میں عبادت و ریاضت کا اہتمام کیا جائے اور ہو سکے تو اس ماہِ نفلی روزے بھی رکھنے کی سعادت حاصل کی جائے کہ نفلی روزوں کے بے شمار فضائل و برکات ہیں نیز احادیثِ مبارکہ میں ذُو الْحِجَّۃِ الْحَرَامِ کے پہلے عشرہ (یعنی ابتدائی دس (10) دن) کے فضائل بھی بیان ہوئے ہیں:

شبِ قدر کے برابر فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عشرہ ذُو الْحِجَّۃ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اس کے ہر دن کا روزہ ایک (1) سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شبِ قدر کے برابر ہے۔"

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۲ احادیث ۷۵۸)

عَرَفہ کا روزہ

حضرت سیدنا اَبُو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سُلطانِ مدینہ، قرارِ قلبِ وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی ۹ ذُو الْحِجَّۃِ الْحَرَام) کا روزہ ایک (1) سال قبل اور ایک (1) سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۵۸۹، حدیث: ۱۹۶)

## ایک روزہ ہزار (1000) روزوں کے برابر

اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سَیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَرَفَہ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کا روزہ ہزار (1000) روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَافَات میں ہے اُسے عَرَفَہ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کے دِن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ حضرت سَیدنا اَبُو ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حُضُورِ پُر نُوْر، شَافِعِ یَوْمِ الْمَشُوْر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عَرَفَہ کے دِن (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَافَات میں روزہ رکھنے سے مَنَع فرمایا۔ (صحیح ابن خزمہ ج ۳ ص ۲۹۲ حدیث: ۲۱۰۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ماہِ ذُو الْحِجَّۃ الْحَرَام میں روزے رکھنے کے کس قدر فضائل و برکات ہیں، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہِ مُبَارَک میں قُرْبَانِی و دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے کی بھی عادت بنائیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب ہمیں بے شمار حسنین اور برکتیں حاصل ہوں گی۔**

نَمَاز و روزہ و حَجَّ و زکوٰۃ کی توفیق

عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یارب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**بیان کا خلاصہ:**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرت سَیدنا اِسْبَعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کے سیرتِ مُبَارَکہ کے حوالے سے بیان سنا کہ**

❖ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا مقام و مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک نہایت بلند و بالا ہے۔

❖ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کو بجالانے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش

کرنے کے لئے بھی ہر دم تیار رہتے تھے۔

❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ زہد کی بھرپوری اُمت کو نیکی کی دعوت پیش کرتے رہے۔

❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں اپنے والد صاحب کے بہت عمدہ مددگار ثابت ہوئے۔

❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کعبۃ اللہ شریف کی تعمیر کرنے والے اور بانی مکہ مکرمہ ہیں۔

❖ آپ زہد کا عظیم معجزہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ہی کے مبارک قدموں سے نسبت رکھتا ہے۔

❖ قرآن پاک میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی 4 صفاتِ عالیہ بیان ہوئیں یعنی (۱) آپ صادقُ الوعد یعنی وعدے کے سچے (۲) غیب کی خبریں دینے والے (۳) اہل و عیال کو نماز و زکوٰۃ کا حکم دینے والے (۴) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے تھے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے بزرگانِ دین کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر کتنا عمل کرتے ہیں؟ ہم سے تو جان قربان کرنے کا مطالبہ بھی نہیں کیا جا رہا، ہم پر ہماری طاقت سے زیادہ بوجھ بھی نہیں ڈالا جا رہا، لیکن پھر بھی ہم سے آسان سے آسان نیک اعمال ادا نہیں ہو پاتے۔ ذرا غور کیجئے اگر ہم اسی عَقَلت میں دُنیا سے چلے گئے تو قبر میں ہمارا کیا بنے گا؟ اور حشر میں ہم اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کو کیا جواب دیں گے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حضرت سَیِّدُنَا اِسْمَاعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کے صَدَقَہٗ و شکر کے ساتھ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے، اپنے بچوں کی اسلامی اُصولوں کی روشنی میں تربیت کرنے اور اس ماہ میں نفلی روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃ المدینہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج کے اس پُر فتن دور میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی رات دن خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہے اور کم و بیش 97 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ مجلس مکتبۃ المدینہ بھی ہے۔ یاد رہے موجودہ دور میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے جدید ذرائع و وسائل کا استعمال بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ نے اس مختصر عرصہ میں جو ترقی کی وہ اپنی مثال آپ ہے کیونکہ آڈیو کیسٹوں سے آغاز کرنے والے مکتبۃ المدینہ کے تحت آج باقاعدہ وی سی ڈی مکتب اور پاکستان کے شہر باب المدینہ (کراچی) میں ایک عدد پرنٹنگ پریس (Printing Press) کام کر رہا ہے، جو اس شعبہ سے متعلق (Related) ہر قسم کی جدید سہولیات و ضروریات سے آراستہ ہے اور اس مختصر عرصہ میں مکتبۃ المدینہ سے جہاں سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی ہزاروں کیسٹیں اور VCD'S دُنیا بھر میں پہنچی اور پہنچ رہی ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر علمائے اہلسنت کی کتابیں بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

## 12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نیکی کی دعوت پھیلانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب خُوب حصہ لیجئے! ان میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام ”مسجد درس“ بھی ہے۔ منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضْرَت سیدنا مَوْسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۶، ص ۵۵ حدیث ۷۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے توارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اُندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ اس لیے دیگر مَدَنی کاموں میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ خُوب خُوب مسجد درس دینے کی بھی کوشش کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ آئیے! مَدَنی ماحول کی برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار سُنّتے ہیں، چنانچہ

**مَدَنی بہار:**

متھرا (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے، میں ایک ماڈرن نوجوان تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا مشغلہ تھا، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ "T.V" کی تباہ کاریاں "سُننے کا شرف حاصل ہوا جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے منسلک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے تین (3) دن کے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَوَّلَ مَدَنی قافلے کی بَرکت سے بغیر آپریشن کے میرا عرض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَوَّلَ میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی انعامات کا رسالہ جمع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی خاطر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص ۲۴۸)

بے عمل با عمل بننے میں سَر بسر تو بھی اے بھائی کر قافلے میں سفر  
اچھی صحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر کاش! کر لے اگر قافلے میں سفر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عمامہ شریف کے مُتَعَلِّق چند اہم مَدَنی پھول:

آئیے! عمامہ شریف کے مُتَعَلِّق چند اہم مَدَنی پھول سنتے ہیں۔ ❀... عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھے (کُثُفُ الْاِلْتِبَاسِ فی اسْتِحْبَابِ الْبَاسِ ص ۳۸) ❀... عمامے میں سُنَّت یہ ہے کہ ڈھائی (1/2) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہو (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۸۶) ❀... رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں پسینا



مکروہ ہے (فتاویٰ رضویہ مجلہ ۷ ص ۲۹۹) ❀... عمامے کو جب از سر نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح نکھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۰) ❀... اگر ضرورتاً اُٹارا اور دوبارہ باندھنے کی نیت ہوئی تو ایک (۱) ایک (۱) پیچ کھولنے پر ایک (۱) ایک (۱) گناہ مٹایا جائے گا (مُلَخَّصُ از فتاویٰ رضویہ مجلہ ۶ ص ۲۱۴) عمامے کے چھ (۶) طبّی فوائد ملاحظہ ہوں: ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی، گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اس سے نہ صرف بال بلکہ دماغ اور چہرہ بھی متاثر ہوتا ہے اور صحت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہذا اتباعِ سنت کی نیت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیت ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتب بہارِ شریعت حصہ ۱۶ (۳۱۲ صفحات) نیز ۱۲۰ صفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ہدیہٴ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (۱۰۱ مدنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول  
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے

والے 6 درود پاک اور 2 دعائیں

﴿۱﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ  
الْحَبِیْبِ الْعَالِ الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔<sup>(1)</sup>

## ﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>(2)</sup>

## ﴿3﴾ رَحمت کے ستر دروازے

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔<sup>(3)</sup>

## ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا لَمْ يَحْسَبِ اللّٰهُ صَلَاةً اَكْبَرَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ لَہَادٰی بغض بُزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصاً

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

3... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔<sup>(4)</sup>

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔<sup>(5)</sup>

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہٗ الْبَقْعَدَ الْبَقْرَبِ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔<sup>(6)</sup>

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزٰی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اٰہِلُہٗ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔<sup>(7)</sup>

﴿2﴾ ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

4... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۲۹

5... القول البدیع، الباب الاول، ص ۲۵

6... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

7... مجمع الزوائد، کتاب الادعية، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خدا اے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر

حاصل کر لی۔<sup>(8)</sup>

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!